U47862 P 12-1-10

Title - AYYARRATUL WAZIYYA SHIRHUL JAWAHIRATUL MIZUYYAH.

Creator - Mohd. Ahmad Raza Khan.

Publisher - Matba Faiz Anwaar Mohammadi (Lucknow).

Date - 1308 H.

Pages - 48.

Subject -

الحمد للّٰہ

حج و زیارت و عمرہ کی ترکیب کامل حاجیوں زائرین کے نافع مسائل

یعنے سلیس اردو میں نفیس رسالہ

الدرة الوضیة شرح الجوهرة المضیة

متن تالیف

جناب عالم اجل فاضل اکمل شیخ معتمد مکہ معظمہ جامع فضائل عالیہ مکرمہ خطیب
امام مسجد الحرام عارف باللہ ذی الفضل والجاہ سید شریف فاطمی حسینی حضرت

مولنا حسین بن صالح جمل اللیل مکی

تغمدہ اللہ بغفرانہ وامطر علیہ سحاب رضوانہ

وشرح معه حاشیه

الطرة الرضیة علی الدرة الوضیة

هردو تصنیف

جناب فضائل مآب عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فقیہ ارشد محدث اوحد وارث
العلوم عن آبا اماثل فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل مولنا مولوی محمد
احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی دام فیضہ الجلیل القوی

بمطبع فیض منبع انوار محمدی محمد تیغ بہادر لکھنؤ میں مشعل راہ حجاج ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی فرض الحجة + واوضح المحجة + والصلاۃ والسلام
علی نبیه الذی اقام الحجة + فقوم اقواما معوجة + وعلی اٰله
وصحبه الذین اظهروا ازقاق الدین وفجة + حتی وقعت بالسمٰوات
من لجة مد اخمهم رجة + واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله صلی الله تعالی علیه وسلم ماتلاطم امواج فی لجة

بعد حمد وصلاۃ کے واضح ہو کہ جب توفیق وعنایت الٰہی واعانت حضرت رسالت پناہی علیہ
الصلاۃ والسلام الغیر المتناہی نے دستگیری فرمائی اور سنہ ۱۲۹۵ھ میں فقیر سراپا تقصیر
عبد المصطفٰی احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ماجنا کو بہمراہی رکاب
سعادت انتساب حضرت افضل المحققین اکمل المدققین حامی السنن السنیہ ماحی
الفتن الدنیہ حضرت والد ماجد قبلہ اعظم حضرت مولنا مولوی محمد نقی علی خان
صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی مدی تعاقب الایام واللیالی خلف حضرت قدوۃ
العارفین زبدۃ الفاضلین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات سید المرسلین علیہ
الصلاۃ والتسلیم حضرت مولنا مولوی محمد رضا علی خان صاحب قادری
قدس سرہ العلی نعمت حاضری بلدہ معظمہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ تعالٰی شرفا وتکریما ہاتھ آئی حسن

شرائط وجوب حج کہ جب وہ جمع ہوں حج فرض ہوجائے اور ان میں سے ایک بھی فوت ہو تو نہیں
پانچ ہیں اوّل بلوغ کہ بچے پر فرض نہیں اگر حج کریگا تو نفل ہوگا اور ثواب اوسکا لیے ہے باپ
وغیرہ مربی تعلیم و تربیت کا اجر پائینگے پھر بعد بلوغ جب شرطیں جمع ہونگی اوسپر حج فرض
ہوجائیگا بچپن کا حج کفایت نکریگا دوم اسلام کہ کافر پر ایمان لانے کے سوا کوئی
عبادت فرض نہیں نہ اوسکے ادا کیے ادا ہوسکیں جب مسلمان ہوگا تو سب احکام اوسکی طرف
متوجہ ہونگے سیوم عقل کہ مجنون و معتوہ پر فرض نہیں معتوہ وہ جسکے ہوش و حواس درست
نہوں کبھی بہکی باتیں کرے رائے میں فساد ہو پھر اسکے ساتھ مارے گالیاں دے تو مجنون ہی چہارم
پوری آزادی کہ مکاتب و مدبر و ام ولد پر فرض نہیں جبتک کامل آزاد نہوں ہاں کرینگے
تو نفل ہوگا پھر بعد آزادی کامل اجتماع شرائط ہوا تو حج فرض ادا کرنا پڑیگا **ف** مولے نے
اپنے غلام سے کہا میں نے تجھے اتنے مال پر مکاتب کیا یا اتنا مال تجھپر مقرر کیا کہ کما لادے تو آزاد ہو اور غلام
قبول کر لیا اسی عقد کتابت کہتے ہیں اور اوس غلام کو مکاتب اور یہ کہا تو میرے بعد آزاد ہے تو یہ
مدبر ہوا اور جو کنیز اپنے مولے کے نطفے سے بچہ جنے وہ ام ولد ہے ان سب کی قید غلامی میں ایک طرح کا
فرق آجاتا ہے پر حج فرض ہونیکو پوری حریت درکار ہے **ف** مکلف عاقل بالغ کو کہتے ہیں
تو بعد ذکر تکلیف ذکر عقل کی حاجت نتھی پر جناب مصنف نے فرمایا میری مراد تکلیف سے
صرف بلوغ ہے **ف** کافروں پر ایمان کے سوا اور عبادتیں فرض ہونیمیں علما کو اختلاف ہے
شافعیہ کے نزدیک فرض ہیں اور یہی مذہب ہمارے علمای عراقیین کا ہے اور یہی مشہور و ظاہر تر ہے
فقیر کہتا ہے اس تقدیر پر اسلام کو شرط وجوب ٹھہرانے میں تامل ہے بلکہ شرط صحت ادا ہی مگر یہ
کہا جائے کہ وجوب سے مراد وہ وجوب ہے جسکے باعث دنیا میں مواخذہ ہوسکے کہ کفار پر ترک فرائض
میں احتساب نہیں نتر کہ وما یدینون فافہم واللہ تعالیٰ اعلم **ثم استطاعة السبيل**
شرطها فلبيك بالحفظ لهذى شروطها **ف** پھر راہ پر قدرت شرط حج ہے
پس چاہیے کہ انہیں حفظ کرکے خوب خیال میں رکھا جائے **ش** یعنی شرط پنجم استطاعت ہے
کہ علاوہ مصارف ضروری کے اسقدر مال کا مالک ہو جو مکہ تک اپنی خواہ کرایہ کی سواری میں کھانے
پہننے کا متوسط صرف کرتا جائے اور حج کرکے اسیطرح گھر لوٹ آئے اور ضروری مصارف جیسے

رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے گھر کا اثاثہ اہل وعیال کا نفقہ قرض خواہوں کا قرض اور پیشہ ور کو آلات حرفہ
سوداگر کو اتنی پونجی جس سے اپنی اور اپنے بال بچوں کی کفایت کے لائق کما سکے طالبعلم کے لیے ضروری ۹۱
دینی کتابیں اور جنھیں سواری ہتھیار خادم کی حاجت ہو اونکے لیے یہ بھی **ف** یہ استطاعت
حج کے مہینوں میں درکار ہے یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ اور جو دور کے ساکن ہیں کہ پہلے سے
جاتے ہیں تو جب اس شہر کے لوگ جاتے ہیں ورنہ اس سے پہلے اگر استطاعت تھی اور یہ وقت
نہ آنے پایا کہ جاتی رہی تو حج فرض نہ ہوگا **ف** ہمارے امام کے نزدیک تندرستی بھی شرط ہے ۹۲
یعنی بدن میں وہ آفت نہ ہو جو سفر سے معذور کر دے جیسے اپاہج مفلوج اتنا بوڑھا کہ سواری
نہ ٹھہر سکے مگر صاحبین فرماتے ہیں انپر حج بدل کرانا فرض ہے **صفة الاحرام**
ش یعنے احرام کی کیفیت اور اوسکے سنت و فرض کا بیان **م** تجرد عن المخيط واجب
المحرم من غير عذر الازب **ت** سلے کپڑے اوتارنے واجب ہیں احرام والے پر
اگر کوئی عذر لاحق نہو **ف** اگر کسی عذر کے سبب سلا کپڑا پہن لیگا تو گنہگار نہوگا ورنہ ہوگا کفارہ ۹۳
تو ہر حال دینا آئیگا **م** كذلك الاحرام في ثوبين غير مخيطين منظفين **ف**
یوہیں احرام دو کپڑوں میں ہے بے سلے پاک ستھرے **ش** یعنے جب احرام چاہے سلے کپڑے عمامہ
ٹوپی موزے اوتارے چادر تہبند لے سلی اوڑھے باندھے **ف** سفید ہوں تو بہتر ورنہ دھلے
او جلے اور نہیں رفو یا پیوند ہونا بھی اچھا نہیں پر جائز ہے اور ہمیانی یا تلوار کے پٹکے کا ڈر نہیں
م نوى اداء النسك بالجنان * وفضله في القول باللسان **ت** نیت کرے
حج یا عمرہ کی دل سے اور زیادہ خوبی زبان سے کہنے میں ہے **ش** یعنے جو احرام میں کرے جو کچھ ادا کیا
چاہتا ہے (حج خواہ عمرہ خواہ دونوں) اوسکی نیت دل سے کرے اور زبان سے بھی الفاظ نیت کہنا بہتر ہے
مثلا الٰہی میں حج کی نیت کرتا ہوں اوسے میرے لیے آسان کر اور قبول فرما **م** ملبيا جهرا من الميقات
وذاكر الله في الحالات **ف** لبیک کہتا ہوا آواز سے میقات سے اور خدا کی یاد کرتا ہوا مختلف
حالوں میں **ش** میقات اون مقامات کو کہتے ہیں جو شرع مطہر نے احرام کے لیے مقرر کیے ہیں کہ باہر سے ۹۴
مکہ معظمہ کا قصد کرنے والے کو بے احرام باندھے اون مقاموں سے آگے بڑھنا حرام ہے ہندیوں کو جو سمندر
میں آتے ہیں جب کوہ یلملم کی سیدھ میں پہونچتے ہیں **ف** رکن احرام کے صرف دو ہیں دلسے نیت اور اوسکے

ساتھ زبان سے وہ ذکر جسمیں اللہ تعالی کی تعظیم ہو خواہ لبیک یا کچھ اور مثل سبحن اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر
۵۲ یا اللہم اغفرلی وغیر ذلک جب یہہ دونوں باتیں پائی گئیں احرام بندھ گیا اور جو کچھ محرم پر حرام
۵۳ تھا حرام ہو گیا پر لبیک کہنا سنت ہے اور محرم کے لیے ہر ذکر سے بہتر ہے جہانتک ہو سکے اسکی کثرت
کرے اوسکے الفاظ مسنونہ یہہ ہیں لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
۵۴ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ صبح شام کیوقت اور ہر نماز کے بعد اور
بلندی پر چڑھتے پستی میں اوترتے دوسرے قافلے سے ملتے ستاروں کے ڈوبتے [illegible] سوتے جاگتے
اٹھتے بیٹھتے غرض ہر حالت کی بدلتے زیادہ کثرت کرے **ف** احرام کا مسنون و مستحب طریقہ یہہ ہے کہ غسل
کرے یا نہ کرے سیل اوتارے ناخن ترا شے خط بنوائے موئے بغل و زیرناف دور کرے سر منڈانے کی عادت ہو تو
منڈائے ورنہ کنگھی کرے تیل ڈالے بدن میں خوشبو لگائے پھر جامہ احرام پہنکر دو رکعت نماز بہ نیت سنت
۵۵ احرام پڑھے پھر وہیں قبلہ رو بیٹھا دل و زبان سے نیت کرے با آواز تین بار لبیک کہے آسانی و قبول کی
دعا مانگے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود بھیجے +

محرمات احرام

وہ باتیں جنکا احرام میں کرنا حرام ہے **م** لبس مخیط الثیاب جمیعا + من غیر علۃ علی من احرما
ف سلا کپڑا پہننا حرام ہے بے کسی بیماری یا عذر کے احرام والے پر **ف** واضح ہو کہ جو باتیں
احرام میں حرام ہیں وہ اگر کسی عذر سے کیں یا بھول کر تو گناہ نہیں پر اوسکا جرمانہ ضرور ہے وہ
ہر طرح دینا ہوگا اگرچہ بے قصد واقع ہوں یا سہو سے یا مجبور کیا کسیکے جبر سے یا سوتے میں یا کسیکی [illegible]
اور سلا کپڑا احرام جب ہے کہ بطور معتاد استعمال میں آئے ورنہ جبہ یا کرتے کا تہ بند باندھا یا انگرکھا یا پاجامہ بدن پر
ڈالکر ہو یا تو حرام نہیں اگرچہ چاہیے نتھا **م** ویحرم الطیب کمثل الآس + ودھن شعر
۵۶ لحیۃ وراس + **ف** اور حرام ہے خوشبو جیسے آس اور تیل لگانا داڑھی یا سر کے بالوں میں +
۵۷ **ف** بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا حرام ہے اور سونگھنا مکروہ اور خوشبو کا تیل اور روغن جیسوں اور
۵۸ تل کا تیل اگرچہ خالص ہوں بالوں میں یا بدن میں لگانا جایز نہیں اور گھی یا چربی جایز ہے **م** حلق
شعر ثم قلم ظفر + عقد النکاح ثم صید البر **ف** اور بال مونڈنا ناخن کترنا عقد نکاح
جنگلی شکار **ش** یعنی سر سے پاؤں تک کسی جگہ کے بال مونڈنا کترنا نورہ سے
صفا کرنا اپنے یا دوسرے کے ہاتھ سے دور کرنا اصلاً جایز نہیں مگر جو بال [illegible]

۱۰ احرام کا مسنون طریقہ

۵۱ ۵۲ اور نکاح کرنا حنفیہ کے نزدیک اور دریا کا شکار بالاتفاق جائز ہے **ف** انکے سوا مونھ یا سر کو
۵۳ ڈھانکنا اگرچہ سوتے میں یا کسی سے ناحق لڑنا یا جماع کرنا یا شہوت سے بوسہ لینا مساس کرنا عورتوں کے
۵۴ آگے جماع کا تذکرہ لانا کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اوسکا احرام نہو جنگلی شکار کے ہلاک میں کسیطرح
شریک ہونا مثلاً شکاری کو بتانا اشارہ کرنا بندوق یا بارود یا ذبح کے لیے چھری
دینا اوسکے انڈے توڑنا پر اوکھیڑنا یا اون یا پانو توڑنا اوسکا دودھ دوہنا اوسکا گوشت
یا انڈے پکانا بھوننا بیچنا خریدنا کھانا جو ان کے ہلاک کے بطور باعث ہونا مثلاً مارنا پھینکنا
کسی کو اوسکے مارنے کا اشارہ کرنا کپڑا اوسکے مرجانے کے لیے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا
۵۵ وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا بال خطمی سے دھونا گوند وغیرہ سے جمانا سب ناجائز ہے
اسیطرح تمام چھوٹے بڑے گناہ کہ ہمیشہ برے ہیں اور احرام میں بہت زیادہ برے ہیں **ھ** وحکم المراۃ
کذلک لکنہا احرامہا فی وجہہا فلزمہا ان لا تغطیہ وفی لباسہا المخیط تبقی
وتغطی راسہا **ف** اور اسیطرح عورت کا حکم ہے لیکن اوسکا احرام صرف چہرے
میں ہے تو لازم ہوا کہ مونھ نہ چھپائے اور سلے کپڑے نہیں رکھے **ش** یعنے اوپر جو باتیں
۵۶ گذریں اونمیں عورت مثل مرد کے ہے مگر اوسے سلے کپڑے پہننا سر ڈھکنا روا ہے صرف چہرے پر کپڑا
نہ آنے دے **ف** پردہ نشین عورت کوئی پنکھا وغیرہ مونھ کے سامنے بچا ہوا سا رکھے اور عورتیں لبیک
۵۷ باواز نہ کہیں **ھ** والحج بالجماع ثمّ یفسد وقضاؤہ فی قابل یوکد ما لم یکن
ذا جماع او ناسیا فما علیہ ان یکون فادیا **ف** اور حج جماع سے بشرط
۵۸ فاسد ہوجاتا ہے قضا اوسکی سال آئندہ میں ضروری ہوتی ہے جبتک یہ شخص ناواقف یا بھولا ہو
نہ کرا ہو وسپر فدیہ دینا لازم نہیں **ھ** ولو قدا علی التی اکرہت وطئا ولا فساد فیما
قد قضت **ف** اور فدا اوس عورت پر فدیہ جس سے زبردستی جماع ہوا اور نہ اوسکا وہ
۵۹ عمل فاسد جو کرچکی **ش** خلاصہ یہ ہے کہ اگر حج میں قبل تحلل اول کہ دسویں تاریخ منیٰ میں ہوتا ہے
یا عمرہ میں قبل اوس سے فارغ ہونے کے باختیار خود قصداً جماع کیا اور اوسکی حرمت سے واقف بھی تھا
تو وہ حج یا عمرہ فاسد ہوجائیگا اور اوسپر فرض ہے کہ اسی پورا کرکے پھر اعادہ کرے [illegible]
یعنی ایک اونٹ دے اور جو بعد اوسکے کیا یا حرمت نجانتا تھا یا [illegible] کا جبر تھا

تو مذہب اصح پر نہ حج و عمرہ فاسد ہونہ فدیہ آئے **ف** یہ سب تفصیل مذہب شافعیہ کی تھی اور حنفیہ کے نزدیک اگر حج مین وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد اور اسی برس تو پورا کرکے ذبح شاۃ و اعادہ لازم اور وقوف کے بعد کیے سے حج اصلا فاسد نہیں ہوتا پھر اگر حلق و طواف فرض سے بھی فارغ ہو کر کیا جب تو کچھ جرمانہ بھی نہیں اور ان دونون سے پہلے کیا تو بدنہ لازم آئیگا یعنی اونٹ یا گائے اور دونون کے بیچ مین واقع ہوا یعنی طواف زیارت کے بعد حلق سے پہلے یا بالعکس تو بکری دینی آئیگی مگر بہت علما صورت عکس مین بھی بدنہ کہتے ہین ۵۱ اور عمرہ مین چار طواف سے پہلے فساد ہے اور اتمام و ذبح شاۃ و اعادہ ضرور اور چار کے بعد صرف ذبح ہے فساد نہیں اور ان احکام مین برابر ہے قصداً ہو یا بھول سے باختیار خود یا جبر دانستہ یا نادانستہ واللہ اعلم

م ارکان الحج ش یعنی حج و عمرہ کے رکن

ف رکن شی کا وہ ہے جس سے اوسکے نفس ذات کا قوام ہو جیسے نماز کے لیے رکوع سجود قیام قعود اور شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہین یعنی حقیقت شی مین داخل نہو پر اوسکے بغیر شی موجود نہو جیسے ۵۲ نماز کے لیے وضو نیت استقبال تکبیر اور کسی عمل کے فرائض وہ ہین جنکے ترک سے عمل باطل ہو جائے اور واجبات کے ترک سے باطل نہیں ہوتا اوسمین خلل آتا اور ناقص ہو جاتا ہے جیسے نماز مین الحمد سورت التحیات وغیرہا

م للحج ارکان تعد ستۃ لا بد ان تحفظ من البتۃ

۵۳ **ت** حج کے چھ رکن ہین ضرور ہے کہ تو انہیں یاد کرلے جزما **م** فنیۃ الحج اول الصفۃ

ثم الوقوف معلم بعرفۃ **ت** پس نیت حج کی ساری ترکیب مین پہلے ہے پھر حاجیون کے ساتھ عرفہ کے دن وقوف کرنا **ش** اس وقوف کے لیے جسطرح ۵۴ دن مقرر ہے یعنی عرفہ کہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ ہے یونہی مکان بھی معین ہے یعنی ۵۵ عرفات کہ مکہ معظمہ سے پورب کو نو کوس ہے تو مصنف کا فرمانا کہ حاجیون کے ساتھ وقوف کرنا وہ اس سے تعیین مکان کیطرف اشارہ فرماتے ہین یعنی جہان حجاج ٹھہرتے ہین وہان ٹھہرنا وقوف ہین اور ونکے ساتھ ہونا ضرور نہیں

م ثم طواف ثم سعی بالصفا والحلق والترتیب فیما وصفا **ت** پھر طواف زیارت پھر صفا مروہ مین دوڑنا اور سر منڈانا اور ان افعال مین ترتیب **ش** یعنی پہلے نیت پھر وقوف پھر طواف پھر

سعی لیکن طواف وحلق میں ترتیب ضرور نہیں اور حلق سے مراد عام ہے سر منڈانا یا بال کتروانا ہاں منڈانا
افضل ہے ف ہمارے نزدیک رکن حج کے صرف دو ہیں سب میں بڑا رکن وقوف عرفہ اوسکے بعد
طواف زیارت باقی نیت شرط ہے اور فرائض میں ترتیب فرض اور سعی وحلق واجب م وهذی
كذا للعمرة الاركان * سوى الوقوف هكذا البيان ف یعنی یہہ جو میں
عمرہ کی رکن ہیں سوا وقوف کے اسیطرح بیان چاہیے ف ہمارے یہان رکن عمرہ صرف طواف ہے
اور نیت شرط اور سعی وحلق واجب ف یہہ نیت حج وعمرہ میں شرط مانی گئی اسکے دو معنی ہیں ایک تو
شروع میں حج یا عمرہ کا عزم یہہ بعینہ احرام ہے یعنی دل سے قصد اور اوسکے ساتھ زبان سے ذکر خدا دوسرے
طواف رکن میں نیت طواف کہ وہ فرض ہے اور بے نیت ادا نہیں ہوتا تو اوسکی نیت بھی شرط ٹھہری

حج کے فرض

ف یہہ فصل جناب مصنف نے نہ لکھی ہمارے نزدیک رکن کے سوا اور بھی فرض ہیں اور واجبات
الگ لہذا ہم اپنے طور پر بیان کرتے ہیں حج میں دس فرض ہیں احرام وقوف طواف کی چار پھیرے
اونہیں طواف کی نیت وقوف کا عرفات میں ہونا اپنے وقت میں ہونا کہ زوال عرفہ سے فجر نحر تک ہے
طواف کا مسجد الحرام میں ہونا اپنے وقت میں ہونا کہ فجر نحر سے آخر عمر تک ہے فرضوں میں ترتیب کہ پہلے
احرام ہو پھر وقوف پھر طواف وقوف سے پہلے جماع سے بچنا ان دس میں ایک بھی رہ جائے تو حج نہ ہو
العیاذ باللہ

م واجبات الحج ف حج کے واجب

م الرمی للجمار والاحرام * كذا بمزدلفة المنام * ف جمرون پر کنکر پھینکنا اور
احرام ایسا ہی مزدلفہ میں سونا ف ہمارے نزدیک احرام فرض ہے کما سبق ہاں اوسکا میقات سے
ہونا واجب ہے ش منےٰ ایک بستی ہے مکہ معظمہ سے عرفات کیطرف تین کوس وہان تین جگہ ستون بنے
ہیں اونھیں جمار وجمرات کہتے ہیں اور ہر ایک کو جمرہ دسوین تاریخ سے اونپر کنکریان مارتے ہیں
اور منیٰ سے تین کوس مزدلفہ ہے نوین کی شام کو عرفات سے پلٹ کر یہاں رات گذارتے ہیں
دسوین کو منیٰ آتے ہیں شافعیہ کے نزدیک رات کا بڑا حصہ یہاں بسر کرنا واجب ہے اسلیے
جناب مصنف نے سونا فرمایا ورنہ حقیقتہً سونیکا حکم کچھ نہیں ف ہمارے نزدیک واجب صرف
اسقدر ہے کہ مغرب وعشا یہیں پڑھے صبح کو کچھ دیر وقوف کرے باقی رات کو رہنا واجب نہیں سنت ہے

م ثم المبيت بمنى للرمي + ثم الطواف للوداع ينوي + ت پھر رات کو
منیٰ میں رمی جمار کے لیے رہنا پھر طواف رخصت کی نیت کرے ف منیٰ میں دسوین گیارہوین
بارہوین تینون دن رمی جمار واجب ہی شب باشی ہمارے نزدیک سنت اور طواف وداع اور رخصت
کے لیے کرتے ہیں آفاقی یعنے باہر والے پر واجب ہی مکی تو وہیں کا ساکن ہے نہ رخصت ہونیوالا
ف یہانتک ہمارے مذہب کی پانچ واجب گنے اور اونکے سوا اور بہت ہیں مثلاً صفا مروہ میں سعی
۵۱ اور اوسکا ایک طواف کامل کے بعد صفا سے شروع اور سات پھیرے اور ہر بار پوری مسافت قطع اور
۵۲ بشرط قدرت پیادہ ہونا و نیز وقوف عرفہ کرنیوالیکو غروب شمس کے بعد تک انتظار کرنا اوسکا
۵۳ امام کے ساتھ عرفات سے کوچ کرنا یعنی امام کے چلنے سے پہلے حدود عرفہ سے باہر نہو جانا بشرطیکہ
۵۴ امام وقت پر کوچ کرے اور ہمراہی میں حرج نہو جمرۃ العقبہ کی رمی کہ دہم کو ہی حلق سے پہلے ہونا اور دیگر
رمی اوسی دن ہوجانا حلق یا تقصیر اور اوسکا ایام نحر میں خاص حرم میں ہونا طواف
۵۵ فرض کا بارہوین تک ہوجانا حجر اسود سے شروع ہونا سات پھیرے حطیم سے باہر با وضو ستر عورت
کے ساتھ بشرط قدرت پیادہ اپنی دہنی طرف سے آغاز ہونا یعنی کعبہ معظمہ بائیں ہاتھ کو رکھنا
۵۶ قارن و متمتع کا شکر کی قربانی حلق سے پہلے رمی کے بعد ایام نحر میں کرنا وغیر ذلک اللہ تعالی اعلم

م بعض سنن الحج ت حج کی بعض سنتین۔

م قد سن للمرء الطواف ان قدم + والحجر الاسود فيه يستلم + ت باہر سے
آنیوالے کو ایک طواف سنت ہی طواف میں سنگ اسود کا بوسہ لے ش یہہ پہلا طواف ہے
۵۷ جو سفر سے حاضر ہوتے ہی کرتا ہی اور قارن عمرہ کے بعد اسی طواف قدوم کہتے ہیں گویا حاضری بار
۵۸ اعظم کا مجرا ف یہہ طواف متمتع کے لیے نہیں نہ اہل مکہ کو کہ وہ ہر وقت حاضر بارگاہ ہیں اور
سنگ اسود کا بوسہ نہ اسی طواف بلکہ ہر طواف میں سنت ہی طواف اسی سے شروع اور اسی پر ختم ہوتا ہے

م والاضطباع ثم رمل قد اتى + وركعتان للطواف يا فتى + ت سنتون
کے شمار میں اضطباع پھر رمل آیا اور دو رکعتیں طواف کی اے جوان ش اضطباع یہہ کہ چادر دہنی بغل کے
نیچے سے نکالکر یہہ آنچل بائیں شانے پر ڈالے جسمین دہنا کندھا کھلا رہی اور رمل یہہ کہ طواف میں
جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا شانون کو جنبش دیتا چلے ف یہہ دونون سنتیں خاص مردون

لیے ہیں وہ بھی صرف اوس طواف میں جسکے بعد صفا مروہ میں سعی ہوتی ہے یعنی طواف عمرہ اور حج
میں طواف قدوم کہ اکثر بخیال[۹۱] زحمت و تنگی فرصت اسکی بعد سعی کر لیتے ہیں ہاں جس سے رہ گئی وہ ۹۱
طواف زیارت[۹۲] کے بعد کریگا تو اوسی طواف میں رمل کرے مگر اضطباع ساقط ہو گیا ف اضطباع ۹۲
طواف میں ہوتا ہے اور رمل صرف اگلے تین پھیروں[۹۳] میں باقی چار میں اپنی چال اور ہجوم کے سبب رمل نہ کر ۹۳
سکے یا اوس کی ایذا ہو تو رک رہے جب غول نکلجائے پھر رمل کرتا چلے ف ہر طواف کے بعد دو رکعتیں
ہمارے نزدیک سنت نہیں بلکہ واجب ہیں م وركعتا الاحرام ثم الغسل له وفي
جهير الملبي فضل ف اور احرام کی دو رکعتیں پھر اوسکے لیے نہانا اور لبیک کے آواز کھینچنے
میں فضیلت ہے ش یہ مسائل ہم اوپر لکھ چکے اور یہ بھی کہ عورت لبیک آہستہ کہے غسل نماز
احرام سے کلام مصنف میں ذکرًا موخر ہے وقوعًا مقدم م وفي منى المبيت ليل عرفة
من سنة فانها اتي بمعرفة ف اور منی میں نوین رات شب باشی سنت ہے
لیس اسے برادر اسے کچھ نا سمجھے م والجمع بين الليل والنهار بعرفات جاء في
الآثار ف اور عرفات میں شب و روز کا جمع کرنا حدیثوں میں آیا ہے ش یعنی
نوین تاریخ جو وقت ظہر سے عرفات میں وقوف کرتے ہیں اوسی دن ہی میں ختم نکریں بلکہ
اتنا ٹھہریں کہ سورج وہیں ڈوبے اور ایک لطیف حصہ[۹۴] رات کا آجائے اوسکے بعد مزدلفہ ۹۴
چلیں ف وقوف فرض تو اسقدر ہے کہ عرفہ کی دوپہر ڈھلے سے دسویں شب کی صبح صادق
تک عرفات میں ہونا پایا جائے اگرچہ ایک لحظہ[۹۵] پھر جو رات کو وقوف کرے اگرچہ مکروہ ہے اوسی ۹۵
کچھ دیر لگانا ضرور نہیں اور جو دن کو بعد زوال وقوف کرے کہ سنت یہی ہے اوسپر ہمارے
نزدیک امور مذکورہ یعنی غروب شمس تک ٹھہرنا اور ایک جزو قلیل شب کا لے لینا واجب ہیں
مگر بعد غروب ہو نہ کرے کہ مکروہ ہے م سن الوقوف جانب الصخرات والمشعر ۹۶
الحرام حين ياتي ف سنت ہے ٹھہرنا پتھروں کیطرف اور مشعر حرام میں جب آئے
ش عرفات میں سب سے اونچا میدان سیاہ چٹانوں کے پاس جسمیں قبلہ رو کھڑے ہو تو جبل الرحمة
دہنے ہاتھ کو رہتا ہے اوسے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مکان وقوف گمان کیا
جاتا ہے بہت افضل ہے کہ کسیکی ایذا نہو تو وہاں وقوف کرے ف یہ تو مستحب ہے اور مشعر الحرام

کہ مزدلفہ مین ایک خاص مقام کا نام ہی بالخصوص وہان وقوف مسنون ورنہ مزدلفہ کا وقوف
ہم اوپر لکھ چکے کہ ہماری نزدیک واجب ہی **م** واخذ الحصی بیاصباح من مزدلفة
من سنة وغسلها ان اردفه + **ف** مزدلفہ سے کنکریان لینا ای رفیق ہیر کے سنت ہی
اور اونکا دہو لینا اگر اوسکے بعد کرے **ش** دسوین کی صبح کو جب مزدلفہ سے منی جاتے ہین تو آج
وہان ایک جمرہ پر کنکریان مارینگے اوسکے لیے مستحب ہی کہ سات[۵۱] سنگریزے یہان سے اوٹھا لے اور
دہونا تو ہر طرح مستحب ہی کہین[۵۲] سے اوٹھائے **م** وفی منی لا تترکن الاضحیة + کذا
صلاة العید مع حسن النیة + **ف** اور منی مین عید کے قربانی نچھوڑیو مین عید کی
نماز نیک نیت سی **ف** ہماری نزدیک نماز عید وقربانی دونون مقیم بالدار پر واجب ہین اور
شافعیہ سنت کہتے ہین لہذا مصنف علام نے اپنی مذہب کی موافق اونھین سنن مین گنا مگر یہان
واجب التنبیہ یہہ بات ہی کہ ہماری علما ذخیرہ ومحیط وغیرہا مین تصریح فرماتے ہین کہ منی مین نماز
عید اصلا نہین کہ وہان لوگونکو امور حج سے فرصت نہین ہوتی علامہ ابراہیم حلبی نے فرمایا وہان
بالاتفاق نماز عید نہ پڑہی علامہ علی قاری نے فرمایا اسپر تمام علمائی امت کا اجماع ہی کذا فی رد المحتار
فافہم واللہ تعالی اعلم رہی قربانی وہ مذہب راجح مین مقیم پر واجب ہی جیسے اہل مکہ و منی اگرچہ
احرام مین ہون اور مسافر سے تو اوسکا مطالبہ ہی نہین **م** وسنة فی فعلها الثواب
لیس علی تارکها العقاب + **ف** اور سنت کے کرنے مین ثواب ہی چھوڑنے مین عذاب
نہین **ف** مگر سنن موکدہ کی ترک مین سخت ملامت ہوگی اور عیاذا باللہ شفاعت سی محرومی بھی
وارد بلکہ محققین فرماتے ہین اوسکے ترک مین تھوڑا[۵۳] سا گناہ بھی ہی اگرچہ نہ ترک واجب کے برابر
انہین وجوہ سے سنت کو مستحب سی امتیاز ہی ورنہ جتنی بات متن مین گزری مستحب کو بھی شامل
م وانما یؤاخذ المرء علی + اهمال فرض قد اتی مفصلا + **ف** یونہی ہی کہ
آدمی پر مواخذہ فرض چھوڑنے مین ہی جو بتفصیل وارد ہوا **ش** یعنے جسکے ثبوت مین کوئی اجمال
واشکال نہین تو مصنف[۵۴] کا مقصد ہی کہ فرض سب ایسی ہی ہوتے ہین اور بقرینہ سیاق ظاہر کہ مواخذہ
سے مراد عذاب ہی ورنہ ملامت کہ ترک سنن پر ہوگی خود گرفت ومواخذہ ہی **ف** شافعیہ واجب
وفرض مین فرق نہین کرتے ہماری نزدیک وہ دو چیزین جدا جدا ہین اور دونون کے ترک پر

استحقاق عذاب اگرچہ واجب ہین کم فرض ہین زیادہ والعیاذ باللہ تعالی م ذیے
جملۃ من السنن الشہیرۃ + اجل من شمس لدی الظہیرۃ + ت یہہ چند
مشہور سنتین ہین مہر نیمروزسی جلالت ہین افزون ف انکے سوا آٹھوین تاریخ مکہ معظمہ سے
منی آٹھوین کو بعد طلوع شمس منی سے عرفات جانا وہان نہانا مزدلفہ ہین رات بسر کرنا دسوین کو
وہان سے قبل طلوع شمس منی کو جانا وہان ایام منی جارہین راتون کو رہنا مکہ معظمہ کو پہلاتے
جاتے وادی محصب ۵۱ ہین اترنا وغیرہ ذلک کہ یہہ سب سنن موکدہ ہین واللہ تعالی اعلم + ۵۱

م الفدیۃ ت جرمانہ کا بیان

م ما یفسد الحج ففیہ بدنۃ + وفی سواہ ذبح شاۃ حسنۃ ت جس سے
حج فاسد ہوجاتا ہے اوسمین بدنہ ہے اور اوسکے ماورا ہین عمدہ بکری کا ذبح کرنا ش حج فاسد
ہوجاتا ہے جماع سے بشرائط مذکورہ اوسمین حنفیہ شافعیہ کا اختلاف تفصیل بیان کردیا بدنہ
اونکے یہان صرف اونٹ کو کہتے ہین ہمارے ۵۲ یہان گائے کوبھی شامل عمدہ بکری یہہ کہ اون عیبون سے ۵۲
پاک ہو جو اضحیہ ہین ناجائز ہین او فقہ ہین تفصیل مذکور ف یہہ دونون قاعدے کہ جناب
مصنف نے ذکر کیے ہمارے مذہب کے مطابق نہین جماع قبل الوقوف سے ہمارے نزدیک حج
فاسد اور بدنہ لازم نہین اور بعد الوقوف قبل الحلق والطواف سے بدنہ لازم حج فاسد نہین +

م فی کل شعرۃ من الطعام + مد ویفدی الغیر بالصیام + ف
ہر بال ہین ناج سے چہارم ۵۳ صاع ہے اور ماورا کا جرمانہ روزے ف بال وغیرہ کے جرمانہ ہین ہمارے ۵۳
یہان بہت تفصیل ہے جسکا بیان موجب تطویل ہے وقت حاجت علما سے دریافت کرلین +

م وما عدا ہذی التی قد ذکرت + احکامہا فیما سواہا سطرت + ت
ان مذکورات کے سوا اور چیزونکے احکام اس رسالہ کے ماورا ہین مسطور ہین م وانما ذی جملۃ
لیسہلا + لمن الی تحفظہ مر مولا + اور یہہ توچند باتین ہین تاکہ آسانی ہو اوسکے لیے
جو اسے یاد کرنے کی امید ہین آئے واللہ تعالی اعلم + م الزیارۃ ت زیارت سید الاطہار
سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا بیان + م واقصد اذا انجحت للزیارۃ +
لقبر طہ فلک البشارۃ + ت اور جب حج کر چکے تو زیارت قبر طہ صلے اللہ تعالی

علیہ وسلم کا قصد کر کہ تیرے لیے خوشخبری ہے **ف** علما مختلف ہین کہ پہلے حج کرے یا زیارت
کتاب ہین ہے حج نفل ہین مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ ہین آئے تو تقدیم زیارت
لازم انتہی یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی ہے اور فقیر کو علامہ کے کلام کا یہہ ارشاد بہت بھایا کہ پہلے
حج کرے تا کہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ہوئے ع پاک شو اول و پس دیدہ بران پاک انداز + **ف**
جناب مصنف کے کلام ہین صاف اشارہ ہے کہ سفر مدینہ طیبہ خاص بقصد زیارت شریفہ ہو اور بیشک یہہ امر
۵۱ شرعاً محمود اور زیارت اقدس اعظم مقصود اور خود حدیث ہین لفظ لا تعملہ الا زیارتی موجود
یعنے اوسے کوئی کام نہو سوا میرے زیارت کے۔ امام ابن الہمام فرماتے ہین میرے نزدیک افضل یہہ ہے
کہ سفر خاص بقصد زیارت والا کرے یہانتک کہ اوسکے ساتھہ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہو کہ اس ہین
حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی یا اسکی
نیت دوسرے سفر پر رکھے **م** ان زیارۃ النبی لازبۃ + صلوا علیہ فالصلاۃ واجبۃ
ف بیشک زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی لازم ہے درود بھیجو اوسپر کہ درود فرض ہے
ش علما فرماتے ہین زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے
۵۲ بہت بر آرندہ مقاصد و حاجات قریب بدرجہ موکدہ واجبات بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح
فرمائی **فقیر** کہتا ہے دلیل اسکو مقتضی **وهو الذی** یود ان تقوی ابہ اسیطر حضور پرنور
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود عمر ہین ایکبار تو بالاجماع فرض قطعی ہے اور امام شافعی کے نزدیک
ہر نماز ہین فرض اور ہر بار کہ ذکر شریف آئے علما کو وجوب استحباب ہین اختلاف امام طحاوی کا
مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر و سامع پر اور قانی و حلبی و صاحب بحر الرائق و تنویر الابصار و غیرہم
اکابر علمانے اسکو صحیح و راجح و مختار و معتمد فرمایا اور دلیل اسکو مقتضی **وهو الذی ندین اللہ بہ**
۵۳ البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعاً للحرج تداخل مسلّم واللہ اعلم **م** ویستحق الزائر الشفاعۃ
فیما رواتہ ثقۃ الجماعۃ + **ف** اور زیارت کرنے والا مستحق شفاعت ہے اوس حدیث
۵۴ کی روسے جسے ثقہ جماعت نے روایت کیا **ش** **حدیث ۱** حدیث صحیح ہین ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین جسنے میری قبر کی زیارت کی اوسکے لیے میری شفاعت واجب
۵۵ ہوگئی **حدیث ۲** جو میری زیارت کو آیا کہ اوسے سوا زیارت کے کچھہ کام نتھا مجھپر حق ہوگیا

کہ روز قیامت اوسکا شفیع ہون حدیث ۳ جو مدینہ مین بہ نیت ثواب میری زیارت کرنے آئے عه۱
مین اوسکا شفیع و گواہ ہون حدیث ۴ جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے گویا اوسنے عه۲
میری زندگی مین میری زیارت کی اور مین روز قیامت اپنے زائر کا گواہ یا شفیع ہونگا حدیث ۵ عه۳
جو میری قبر کی یا فرمایا میری زیارت کرے مین اوسکا شافع و شاہد ہون غرض یہہ مضمون بہت
احادیث مین وارد حدیث ۶ جو مکہ جاکر حج کرے پھر میرے قصد سے میری مسجد مین حاضر ہو عه۴
اوسکے لیے دو حج مبرور لکھی جاتی ہین اور فرماتے ہین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حج مبرور کی جزا عه۵
سوا جنت کے کچھہ نہین حدیث ۷ جو بالقصد میری زیارت کو حاضر ہو روز قیامت میرے عه۶
سایہ و امان مین ہو حدیث ۸ جو حجۃ الاسلام بجا لائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو عه۷
اور ایک جہاد کرے اور بیت المقدس مین نماز پڑہے اللہ تعالی اوس سے فرائض کا حساب نہ لے
حدیث ۹ جسنے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اوسنے مجھپر جفا کی حدیث ۱۰ عه۸ عه۹
جو استطاعت و مقدرت رکھتا ہو پھر میری زیارت نکرے اوسکے لیے کوئی عذر نہین ف
حدیث ۱۱ جو مجھپر سلام عرض کرتا ہے مین اوسے جواب دیتا ہون السلام علیک ایہا عه۱۰
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث ۱۲ جو مجھپر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے عه۱۱
اللہ تعالی اوسپر ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہین کہ اوسکا سلام مجھے پہونچا لے اور اوسکے دنیا و آخرت عه
کے کامون کی کفایت فرمائی اور روز قیامت مین اوسکا شفیع یا گواہ ہون حدیث ۱۳ عه۱۲
اللہ تعالی نے دنیا میرے سامنے اوٹھالی کہ وہ اور جو کچھہ اوسمین قیامت تک ہونیوالا ہے
سب کو ایسا دیکھہ رہا ہون جیسا اپنی اس ہتھیلی کو حدیث ۱۴ میرا علم میری وفات کے عه۱۳
بعد ایسا ہی ہے جیسا میری زندگی مین حدیث ۱۵ میری حیات و وفات دونون تمہارے عه۱۴
لیے بہتر ہین تمہارے اعمال میرے حضور پیش کیے جاتے ہین مین نیکیون پر شکر کرتا اور برائیون پر تمہارے
لیے استغفار فرماتا ہون حدیث ۱۶ بیشک اللہ تعالی نے زمین پر پیغمبرون کا جسم کھانا عه۱۵
حرام کیا ہے تو اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حدیث ۱۷ عه۱۶
میری اس مسجد مین نماز اور مسجدون کی ہزار نماز سے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے حدیث ۱۸ عه۱۷
جو حرمین سے کسی حرم مین مرے روز قیامت بخوف اوٹھے حدیث ۱۹ مدینہ مکہ سے افضل ہے عه۱۸

٥١ حدیث ۲ جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اوسے مدینہ میں مرے کہ جو مدینہ میں مریگا میں اوسکی شفاعت فرماؤنگا اللھم ارزقنا علی الایمان والسنۃ بجاھہ عندک یا عظیم المنۃ آمین آمین آمین وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین م ھنا لکم معشر الحجاج ＋ اذ جئتم من ابعد الفجاج ف اے گروہ حاجیان تمہیں مژدہ جب آئے تم دور دراز راہوں سے م لبیتم واللہ خیر داع ＋ فمنکم تقبل المساعی ف تمنے لبیک کہی اور اللہ تعالی بہتر بلانے والا ہے اپنی عبادت کیطرف تو تمہاری کوششیں مقبول ہوں م وقد ھدیتم عظیم المنۃ ＋ والحج مبرور لہ جزاء الجنۃ ＋ اور بیشک تمنے بڑا احسان حج کیا اور اچھے حج کا بدلہ بہشت ہے م خصکم الرحمن بالغفران ＋ وعمکم بالفضل والاحسان ف رحمن نے تمہاری خاص مغفرت کی اور تم سب پر عام فضل و احسان کیا ش یہہ اخبار بطور رجا ہے

٥٢ بنظر احادیث کثیرہ کہ اس معنی میں وارد ہوئیں یا دعا مراد ہے اور تخصیص مغفرت کی یہہ معنی

٥٣ نہیں کہ خاص تمہاری مغفرت ہو بلکہ یہہ کہ تمہاری خاص مغفرت ہو م فالتزموا الحمد لہ والشکرا ＋ اذ ھذہ النعمۃ منہ الکبری ＋ تو حمد و شکر الہی کا التزام کرلو کہ یہہ نعمت اوسکی بہت بڑی ہے م وعظموا النبی بالسلام ＋ علیہ فھو المسک للختام ف اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کرو اونپر سلام بھیجکر کہ یہہ بیشک ہے مہر خاتمہ کے لیے م والہ خلاصۃ الانام ＋ مع صحبہ الافاضل الکرام ＋ ف اور اونکی آل پر کہ خلاصۂ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ بہت فضیلت و کرم والے ہیں ف اس قسم کے کلمات اہل عرف مقام مدح میں استعمال کرتے ہیں مثلاً امام الائمہ ابو حنیفہ سید الاولیا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہما بلکہ علما و سادات عصر کو لکھتے ہیں افضل المحققین اکمل المدققین خلاصۂ دودمان مصطفوی نقاوہ خاندان مرتضوی اور ان الفاظ سے عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں لیتے ورنہ بایں معنی

٥٤ امام الائمہ و سید الاولیا حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں وبس اور اگر امت میں لیجیے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اسیطرح خلاصۂ دودمان مصطفوی حضرت

بتول زہرا ہیں اور اوپر سے لیجیے تو حضرت مولیٰ مشکل کشا اور نقاوہ خاندان مرتضوی حضرت حسن مجتبیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں واضح ہو گیا کہ طور متعارف پر حضرات آل اطہار کو خلاصۂ مخلوقات کہنا بہت
صحیح ہے اور اس سے اونکی فضیلت انبیا و مرسلین بلکہ خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر
لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہو چکے وہ نحو دالفصل مراد کو لیس ہیں والحمد للہ اولا
واخرا والصلاۃ والسلام کاثرا وافرا علی الحبیب الجلیل باطنا وظاہرا
وآلہ وصحبہ سادۃ الوریٰ ما طلعت شمس وبدا بدر

تکملہ حج وعمرہ کی ترکیب اور اول سے آخر تک اونکے افعال کی ترتیب اور آداب زیارت قبر حبیب علیہ صلاۃ القریب المجیب میں

یہ شرح کہ حسب فرمائش حضرت مصنف نہایت مختصر لکھی گئی اگرچہ بحمد اللہ کارآمد مسائل پر مشتمل
اور اختیار راجح و ترک مرجوح میں تام و کامل ہے جسے سمجھائیگا مگر وہ کہ کتب کثیرۂ فقہیہ جمع کرکے نظر دقیق
و فکر عمیق سے کام لے سکے اور اسکے ساتھ وقت اختلاف ترجیح یا عدم تصریح یا فتاء و تصحیح رسم
افتا و آداب مفتی کے مسالک بعیدہ و معارک عدیدہ میں مہارت رکھے یا انہیں بحمد اللہ جابجا اشارات
لطیفہ و تنقیدات شریفہ میں جنہیں اطلاع ذہن ثاقب کا کام والحمد للہ ولی الانعام قلت ع
شکلہا بطلا وفخرا والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ مگر از انجا کہ اول تا آخر ترکیب اعمال
و ترتیب افعال بیان نہوئی جسکی طرف عام حجاج کو عموما اور عوام کو خصوصا حاجت اور اوسکے نجاننے سے
اکثر اوقات کم علم مسلمانوں کو دقت ہوتی ہے لہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے چاہا کہ امور مذکورہ سے
شرح کی تکمیل اور آخر میں قدرے آداب زیارت سراپا طہارت کی مختصر تفصیل کردوں کہ عام مومنین کو
انشاء اللہ تعالیٰ خود بصیرت ملے اور مطوفوں مزوروں کی حاجت نہو۔ ہے سفر مبارک حرمین طیبین سے
سعادت فرما کر حضرت تاج العلما سراج الکملا سید الفقہا سند الفضلا حضرت والد قدس سرہ الماجد نے
کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان میں اس جلیل کام نہایت تک پہونچایا
اور طہارت و صلاۃ و صوم و زکوٰۃ کے اسرار دقیقہ و لطائف انیقہ ارشاد فرما کر حج و زیارت کا بیان
بے مثیل و عدیل تحریر فرمایا جزاہ اللہ تعالیٰ خیر جزا و اعلیٰ درجاتہ فی دار اللقا

امین آمین جمیل کتاب جلیل مستطاب کی لطافت وخوبی و دلکشی ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی * ادس مبارک کتاب کی نصف سے زائد مین یہی بیان جا نفزا ہی فقیر اوسکی دو فصلون سے یہہ چند حرف تلخیص کرتا ہے * وباللہ التوفیق وهدایة الطریق

حج وعمرہ کی ترکیب

احرام کی ترکیب تو ہم اوپر لکھ چکے یہان اتنا جاننے کہ حاجیون کا احرام تین طرح ہوتا ہی تنہا حج کی نیت اسے افراد کہتے ہین اور ایسے حاجی کو مفرد یا یہہ کہ میقات پر صرف عمرہ کا ارادہ کرے مکہ معظمہ پہونچکر اشہر حج مین عمرہ کرکے وہین حج کا احرام باندہے اسے تمتع کہتے ہین اور اس حاجی کو متمتع یا یہہ کہ حج وعمرہ دونون کی نیت جمع کرے اسے قران کہتے ہین اور حاجی کو قارن اور زیادہ ثواب اسیمین ہے جب حرم مکہ کے متصل پہونچے باادب خشوع پیادہ یا داخل ہو اور برہنہ پائی بہتر ہے جب مکہ معظمہ تک آئی نہا کر جانا مستحب ہی جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے دعا مانگے کہ محل اجابت ہی باب السلام پر جاکر آستانہ پاک کو بوسہ دیکی دہنا پاؤن پہلے رکھکر بسم اللہ کہکر داخل ہو بعدہ اگر جماعت قائم پائے نماز فرض خواہ وتر یا سنت موکدہ کی فوت کا خوف ہو تو سب کامون سے پہلے متوجہ طواف ہو مرد اضطباع کرکے (اور عورت بے اضطباع) حجر اسود کی دہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ مکرم کے قریب یون کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دست راست کیطرف رہے پھر طواف کی نیت کرکے کعبہ کو مونھہ کیے اپنی دہنی سمت چلے جب سنگ اسود کے مقابل ہو اور یہہ بات اوسکے حرکت مین حاصل ہوجائیگی کانون تک ہاتھہ اسطرح اوٹھاکر کہ ہتھیلیان جانب حجر رہین *

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہے اور حجر مطہر پر دونون کفدست اور اونکے بیچمین مونھہ رکھکر یون بوسہ لے کہ آواز نہ پیدا ہو تین بار ایسا ہی کرے اگر بے ایذا وکشمکش میسر آئے ورنہ ہاتھہ یا لکڑی سے مس کرکے اوسے چوم لے اور یہہ بھی نہو سکے تو ہاتھون سے اوسکیطرف اشارہ کرکے اونھین بوسہ دیلے پھر در کعبہ کیطرف بڑہے جب محاذات حجر سے گزر جائے سیدھا ہولے اور خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کرکے بے ایذا وزحمت مرد رمل کرتا (اور عورت بے رمل) چلے طواف مین کعبہ سے جتنا پاس ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار یا کپڑا لگے اور بھیڑ میں ازدحام سے رمل نہ کرسکے تو دوری افضل ہے جب رکن یمانی پر آئے

اوسے دونون ہاتھون یا دہنے ہاتھ سے نہ اگر چھوسکے نہ صرف بائین سے اور چاہے تو بوسہ بھی دے اور نہو سکے
۵۱ تو کچھہ نہین یہانتک کہ حجر اسود تک آ جاوے یہہ ایک پھیرا ہوا یونہین سات پھیرے کرے مگر رمل تین
پھیرون مین ہے اور باقی مین نہین ختم طواف مین بھی حجر پر بوسہ دے پھر **مقام ابراہیم** مین آکر جہانتک میسر
ہو وہین دو رکعت طواف پڑہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہو ورنہ تاخیر کرے اوسکے بعد دعا مانگے پھر
ملتزم مین آئے کہ اوس پارۂ دیوار کا نام ہے جو درمیان حجر اسود و در کعبہ کے ہے یہان قریب حجر
ملتزم کے لپٹے اور اپنا سینہ پیٹ و رخسارہ کبھی دایان کبھی بایان اوسپر رکھے اور دونون ہاتھ
سر سے بلند کرکے دیوار پر پھیلائے یا دہنا دروازے اور بایان حجر کیطرف اور دعا کرے پھر زمزم پر
آئے ہوسکے تو خود ایک ڈول کھینچے ورنہ کسی سے لیکر آب مطہر رو بکعبہ تین سانسون مین پیے ہر بار بسم اللہ
سے شروع الحمد للہ پر ختم کرتا خوب پیٹ بھر کر پیے باقی بدن پر ڈال لے پیتے وقت دعا کرے کہ قبول ہے
کوئین کے اندر نظر بھی کرے کہ دافع نفاق ہے آب اگر کوئی عذر مثل استراحت وغیرہ نہو تو صفا مروہ
مین **سعی** کے لیے پھر حجر اسود کو بطور مذکور چومے اور نہوسکے تو فقط اوسکیطرف منہہ کرکے فورا
باب صفا سے جانب **صفا** روانہ ہو روانگی سے بایان پاؤن پہلے نکالے اور دہنا پہلے جوتے
مین ڈالے پھر صفا کی سیڑھی پر چڑہے کہ کعبہ نظر آئے رو بکعبہ ہوکر دونون ہاتھہ آسمان کیطرف
پہیلا شانون تک اوٹھائے جیسے دعا مین کرتے ہین دیر تک تکبیر تہلیل درود دعا مین رہے
کہ محل اجابت ہے پھر اوتر کر ذکر و دعا مین مشغول مروہ کو چلے ان دونون کے بیچ مین بائین ہاتھ کو دیوار
مسجد الحرام مین دو سبز میل نصب ہین جنکو **میلین اخضرین** کہتے ہین جب پہلے میل سے
کچھ دور رہجائے دوڑنا شروع کرے نہ ایسا کہ کسی کو ایذا دے یہانتک کہ دوسرے میل سے نکل جائین اتنی راستے کو
بین المیلین کہتے ہین پھر دوڑنا نہ دوڑ اس بائین مین دعا بھی کرے میل دوم سے پھر آہستہ ہولے یہانتک
کہ **مروہ** پر پہونچے یہان گو کعبہ نظر نہین آتا مگر استقبال کرے جیسا صفا پر کیا تھا اور یہہ ایک
پھیرا ہوا پھر صفا پر جائے اور بیچ مین دوڑے یہانتک کہ ساتوان پھیرا مروہ پر ختم ہو **واضح**
۵۲ ہو کہ یہہ صرف انہین افعال طواف و سعی کا نام ہے قارن و متمتع کے لیے یہی عمرہ ہو گیا اور
مفرد کے لیے طواف قدوم مگر قارن اسیطرح نیت طواف قدوم ایک طواف و سعی اور کرے
اور وہ اور مفرد دونون احرام مین ہین لبیک گویان مقیم مکہ ہون بخلاف متمتع کہ تنہا عمرہ والے

اسیطرح شروع طواف سے بوسہ حجر لیتے ہی لبیک چھوڑ دی اور طواف و سعی مذکور کے بعد حلق
یا تقصیر کرکے احرام سے باہر آئے پھر چاہے تو ہشتم ذی الحجہ تک بے احرام رہے مگر افضل یہہ ہے کہ جلد
احرام حج باندھ لے اگر یہہ خیال نہو کہ دن زیادہ ہین احرام کی قیدین مجھسے نہ نبھینگی ✤ **ایام**
اقامت مین یہہ سب حجاج جسقدر ہوسکے نفل طواف بے سعی و رمل و اضطباع کرتے رہین اور ہر
سات پھیرون پر مقام ابراہیم مین دو رکعت پڑھین **ساتوین تاریخ** بعد نماز ظہر مسجد الحرام
شریف مین امام کا خطبہ سنے **آٹھوین تاریخ** جسنے ابھی احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور حج کے
رمل و سعی پیشتر کرنا چاہے تو ایک طواف نفل کے ساتھہ کرلے جب آفتاب نکل آئے سب منی کو چلین
بشرط قوت پیادہ کہ جبتک مکہ پلٹ کر آئیگا ہر قدم پر سات کروڑ نیکیان لکھی جائینگی سو ہزار کا لاکھہ سو لاکھہ کا
کروڑ سو کروڑ کا ارب سو ارب کا کھرب یہہ نیکیان تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہین اور اللہ کا
فضل اس نبی کے صدقے مین اس امت پر بہت ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم راہ مین لبیک و دعا و درود
و ثنا کی کثرت کرے منی دیکھکر دعا مانگے وہان شب باش ہو آج کی ظہر سے نوین کی صبح تک پانچ نمازین
پڑھے یہہ **رات** ذکر و عبادت مین جاگتا یا باطہارت سوتا گذارے جب **صبح** ہو نماز مستحب وقت
پڑھکر لبیک و ذکر مین رہے یہانتک کہ **آفتاب** کوہ ثبیر پر کہ مسجد الخیف شریف کے مقابل ہے
چمکے اب عرفات کو چلے قلب کو خیال غیر سے پاک کرنے مین جہد کامل کرے **راستہ** کثرت لبیک و ذکر
و درود و توبہ و استغفار مین کاٹے جب نگاہ **جبل رحمت** پر پڑے ان امور مین جہد تام کرے
کہ انشاء اللہ وقت قبول ہے **عرفات** مین اس کوہ مبارک کے پاس یا جہان جگہہ ملے شارع عام
بچاکر اترے دوپہر تک تضرع و ابتہال اور باخلاص نیت حسب استطاعت تصدق و خیرات و ذکر و
لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید مین مشغول رہے پھر **زوال آفتاب** سے کچھہ پہلے نہالے
کہ سنت موکدہ ہے یا وضو کرے اور قبل از زوال کھانے پینے وغیرہ حاجات ضروریات سے فارغ ہولے کہ قلب کو کسی
جانب تعلق نرہے آج کے دن جیسی کہ حاجی کو روزہ مناسب نہین کہ دعا مین ضعف ہو یونہین پیٹ بھر کھانا
سخت مضر غفلت و کسل کا باعث تین روٹی کی بھوک الا ایک ہی کہائے جب **زوال** ہو لے بلکہ
اوس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہہ ملے **مسجد نمرہ** جائے سنتین پڑھکر خطبہ سنکر امام کے ساتھہ
ظہر پڑھے اسکے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت مین عصر پڑھ لے بیچ مین سلام و کلام تو کیا

یعنی ظہر کی پچھلی سنتیں بھی نہ پڑہے اور بعد عصر بھی نفل نہیں یہہ ظہر و عصر کی جمع جبھی جایز ہے کہ نماز امام اعظم
یعنی سلطان یا اوسکے نایب ماذون کے پیچھے ہو ورنہ عصر وقت سے پہلے باطل ہوگی بعد نماز فوراً فوراً
موقف کو جاے اور افضل یہہ ہے کہ اونٹ پر امام سے نزدیک جبل الرحمت کے قریب جہان سیاہ پتھرون کا
فرش ہے رو بقبلہ پس پشت امام کھڑا ہو جبکہ ان فضایل کے حصول مین دقت یا کسیکی اذیت نہو ورنہ جہانتک
اوسے مطلب ہو سکے **وقوف** کرے امام کی دہنی جانب بائین اور بائین ہو روسے افضل ہے اور غایت
خشوع و خضوع کے ساتھ اترتا کانپتا ڈرتا امید کرتا آنکھین بند کیے گردن جھکائے دست دعا آسمان کی طرف
اوٹھائے تکبیر تہلیل تسبیح تلبیہ حمد ذکر درود دعا توبہ استغفار مین ڈوب جائے کوشش کرے کہ ایک
قطرہ آنسوون کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و کمال سعادت ہے ورنہ رونے والون کا سا منہ بنائے کہ من تشبہ
بقوم **فہو منہم** اثناے دعا و ذکر مین لبیک کی بار بار تکرار کرے آجکے دن دعائین بہت منقول
ہین مگر سب مین بہتر یہہ ہے کہ دعا کے بدلے سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قرآن مین گزارے کہ دعا والون سے
زیادہ پائیگا غرض اسی حالت تضرع و زاری مین رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جائے اور ایک جز لطیف رات کا
آجائے اس سے پہلے کوچ منع ہے اور ایک ادب واجب الحفظ اس روز یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے سچے وعدون پر
بھروسا کرکے یقین جانے کہ آج مین اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے
پیدا ہوا تھا اب کوشش کرے کہ آئندہ گناہ نہو اور جو داغ اللہ تعالی نے محض رحمت سے پیشانی
سے دہویا ہے پھر نہ لگے **بعد تیقن غروب** فوراً سکینہ و وقار کے ساتھ ہمراہ امام لبیک و تکبیر و ذکر و
درود مین مشغول مزدلفہ جائین **راہ** مین وسعت ملے اور کسیکی ایذا نہو تو سیر مین شتابی کرین نماز
مغرب و عشا عرفات خواہ راہ مین نہ پڑہین جب **مزدلفہ** نظر آئے بشرط قدرت پیادہ ہو جائے اور نہا سکے
تو بہتر یہان جبل قزح کے قریب راستے سے بچکر اوترین اسباب اوتارنے اونٹ کھولنے سے پہلے وقت
عشا مین بعد اذان و اقامت نماز مغرب بہ نیت ادا اوسکے بعد پھر تکبیر یا تلبیہ کرکے فصل سنت و
نفل مع عشا پڑہلین اس جمع مین جماعت شرط نہین صبح تک بقدر قدرت یاد خدا و درود و دعا مین
رہین جب **صبح** ہو نماز صبح اول وقت خوب تاریکی مین پڑھکر **مشعر الحرام** مین آئین امام کے
پیچھے رو بقبلہ ذکر و لبیک و درود و دعا مین نہایت جہد کرین اللہ جل جلالہ سے تضرع تمام
حقوق العباد سے خلاصی مانگین یہان سے سات کنکریان اوٹھا کر دہو کر رکھ لین جب خوب

روشنی ہوجائے اور آفتاب قریب طلوع آئے ہمراہ امام لبیک و ذکر مین مشغول منیٰ کو چلین

٥١ جب وادی محسر مین پہنچین بقدر پانسو پینتالیس گز تیزی کے ساتھ سیر مین بے ایذا و احدی تیزی
کرین اور اس عرصہ مین غضب و عذاب الٰہی سے پناہ مانگین جب منیٰ مین پہنچین سب کامون سے پہلے
جمرۃ العقبہ کو جو سب سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا جانب ہے اور نیچے وادی مین سواری پر
جمرہ سے پانچ گز یا زیادہ دور کھڑے ہون کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر رہے اور کعبہ بائین پر لیس رخ جمرہ سات
کنکریان جدا جدا سیدھا ہاتھ خوب اونچا کرکے سپیدی بغل ظاہر ہو ہر ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر مارین بہتر یہ ہے کہ کنکریان جمرہ تک پہنچین ورنہ تین گز تک کے فاصلہ تک گرین اس سے زیادہ
ہین وہ کنکری شمار مین نہ آئیگی پہلی کنکری سے لبیک موقوف کرین جب سات پوری ہوجائین فوراً

٥٢ ذکر و دعا کرتے پلٹ آئین اب قربانی کرین کہ متمتع و قارن پر واجب اور مفرد کو مستحب ہے مشغول
ہون اگر ذبح کرنا آئے خود ذبح کرین ورنہ ذبح مین حاضر ہون دونون ہاتھ اور ایک پاؤن اوسکا
باندھکر رو بقبلہ لٹائین اور تکبیر کہکر نہایت تیز چھری بسرعت تمام پھیرین بعدہ ہاتھ پاؤن کھولدین
اونٹ ہو تو اوسے کھڑا کرکے سینہ مین منتہائے گلو پر نیزہ مارین کہ سنت یونہین ہے اور اوسکا ذبح کرنا
اگرچہ حلت مین کافی ہے بعد فراغ اپنے اور تمام مسلمانون کے لیے قبول حج و قربانی کی دعا کرین
جبتک سر نہ ہو بال نہ کھنچین کہ ایذا ہے بعدہ رو بقبلہ بیٹھکر سر سارا منڈائین کہ افضل ہے
یا بال کترائین کہ رخصت ہے ابتدا داہنی جانب سے کرین وقت حلق اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہتے جائین بعد فراغ بھی کہین
سب مسلمانون کی مغفرت مانگین بال دفن کردین حلق سے پہلے ناخن نہ کترائین خط نہ
بنوائین عورتون کو حلق روا نہین ایک پور برابر بال کتروادین اب جماع و دواعی جماع
کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہوگیا افضل یہ ہے کہ آج دسوین ہی تاریخ
طواف فرض کے لیے جسے طواف الزیارۃ کہتے ہین مکہ معظمہ جائین پیدل با وضو

٥٣ ٥٤ باذکر پیادہ با طہارت و ستر عورت طواف بے اضطباع کرین اضطباع جو مفرد و متمتع نفل

٥٥ قارن رمل و سعی حج دونون خواہ صرف سعی حج سے کسی طواف کامل با طہارت مین فارغ
ہو چکا ہے وہ رمل و سعی بھی نہ کرے ورنہ اب دونون بجالائے بعد طواف دو رکعت مقام مین

پڑھیں اس سے عورتیں بھی حلال ہو گئیں بارھویں تک اسکی تاخیر روا ہے اسکے بعد بلا عذر مکروہ
تحریمی موجب دم آپ دسویں تاریخ نماز ظہر مکہ معظمہ میں پڑھکر بطریق سابق منے جائے گیارھویں ٥١
شب وہیں بسر کرے نہ مکہ میں نہ راہ میں کہ مکروہ ہے روز یازدہم بعد
نماز ظہر امام کا خطبہ سنکر متوجہ رمی ہو ان ایام میں رمی جمرہ اولی سے شروع
کرے جو مزدلفہ کی طرف مسجد خیف سے قریب ہی راہ مکہ کیطرف سے ذرا چڑھائی پر
چڑھکے کیونکہ یہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلندی پر ہے بکیفیت بطریق مذکور سات کنکریاں مار کر جمرہ
سے قدرے آگے بڑھے مستقبل قبلہ ہاتھ دعا میں یوں اوٹھا کر ہتھیلیاں جانب قبلہ رہیں با
حضور قلب حمد و درود و دعا و استغفار میں بقدر قرأت سورۃ بقر یا کم سے کم بمقدار تلاوت
بست آیت مشغول رہے آگے جمرہ وسطے ہے وہاں بھی ایسا ہی کرے پھر جمرہ عقبہ ہے
یہاں رمی کرکے نہ ٹھہرے فی الفور آگے پلٹے نہ دعا کرے شب دوازدہم بھی منے میں اپنے
فرودگاہ پر گذارے بارھویں تاریخ جمرات ثلثہ کو بعد زوال اوسی طریقہ سے رمی کرے اب تا بہ
غروب آفتاب مختار ہے کہ جانب مکہ روانہ ہو اور ایک دن اور ٹھہرے تو افضل مگر بعد غروب
چلا جانا معیوب ہے پس اگر تیرھویں کو بھی ٹھہرا تو اوسیطرح رمی جمرات کرکے متوجہ مکہ معظمہ ہو
جب وادی محصب میں کہ جنۃ المعلے کے قریب ہے پہونچے سواری سے
اوتر لے یا بے اوترے کچھ دیر ٹھہر کر مشغول دعا ہو بہتر تو یہ ہے کہ عشا تک نمازیں
یہیں پڑھے ایک نیند لیکر داخل مکہ معظمہ ہو اب اپنے اور اپنے والدین و مشایخ
و اولیائے نعمت خصوصاً حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اور انکے اصحاب و عترت
علیہ و علیہم الصلاۃ والتحیۃ کیطرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتا رہے جب عزم سفر ہو
طواف وداع بے رمل و سعی و اضطباع کرے دو رکعت بطور مذکور پڑھے
پھر زمزم پر آئے پانی بطریق مذکور پیے بدن پر ڈالے پھر دروازہ اقدس پر کھڑا ہو آستانہ ٥٢
پاک کو بوسہ دے فلاح داریں قبول حج مغفرت ذنوب توفیق حسن عود بار بار کی دعا کرے
ملتزم پر آکر بہیج مذکور غلاف کعبہ تھام کر چمٹے بتضرع و خشوع دعا بکا ذکر درود کی کثرت ہو سکے
بجا لائے حجر معظم کو بوسہ دیکر اولٹے پاؤں رخ بکعبہ یا سینہ پر ہاتھ رکھے باب [illegible]

کعبہ کو بنگاہ حسرت دیکھتا فراق بیت پر روتا یا رونے کی صورت بناتا مسجد مقدس کے دروازہ
سے جسے باب الحزورہ سے نکلے پھر بقدر استطاعت فقرائے حرم پر تصدق کر کے متوجہ مدینہ طیبہ ہو

حاضری دربار دربار مدینہ طیبہ

اس سفر سراپا ظفر میں بہت لحاظ غیب سے خالص اور درود و ذکر شریف حضور اقدس صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کی نہایت کثرت کرے جیسے جیسے حرم محترم مدینہ میں داخل ہو احسن ہے کہ سواری سے
اوتر پڑے روتا سر جھکائے آنکھیں نیچے کیے چلے ہو سکے تو برہنہ پائی بہتر بلکہ ع ہاں تو سرت
اینکہ تو قدمی نہی ؎ پا نمی بینی کہ کجا می نہی ؎ جب نگاہ قبہ سعادت و برج کرامت پر پڑے
صلاۃ وسلام کی کثرت کرے جب خاص شہر اقدس تک پہونچے قبل دخول اور نہ بن پڑے
تو بعد دخول پیش از حضور مسجد وضو و مسواک کرے اور غسل احسن جامہ سفید پاکیزہ پہنے نیا بہتر سرمہ
و خوشبو لگائے مشک افضل جب دروازہ شہر میں داخل ہو تمام ہمت اپنی تکثیر صلاۃ و
سلام میں مصروف کرے مراقبہ جلال و جمال محبوب ذوالجلال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم میں
ڈوب جائے آپ اون ضروریات و حوائج سے جنکا لگاؤ باعث تشویش خاطر ہو بسرعت تمام
فارغ ہو کر پہلا کام یہہ کرے کہ آستانہ والا کیطرف نہایت خشوع و خضوع متوجہ ہو اگر رونا
نہ آئے رونیکا مونھ بنائے اور دلکو بزور رونے پر لائے اپنی سختی دلسے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف التجا کرے جب در مسجد پر حاضر ہو صلاۃ و سلام عرض کر کے قدرے
توقف کرے گویا سرکار سے اذن حضوری طلب کرتا ہے پھر دہنا پاؤں پہلے رکھتا ہے پاؤں تک
ادب بنتا داخل ہو اسوقت جو ادب و تعظیم واجب ہے مسلمان کا قلب خود واقف ہے دل و
جوارح کو خیال غیر و حرکات عبث سے باز رکھے مسجد اقدس کی آرائش و زینت ظاہری کی
طرف نگاہ نکرے اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام و کلام ضروری ہو حتی الوسع اعراض کرجائے
نہ بن پڑے تو قدر ضرورت سے تجاوز نکرے پھر بھی دل اوسیطرف متوجہ ہو زنہار زنہار اس مسجد
مقدس میں کوئی حرف چلاکر نہ نکلے یقین جان کہ وہ جناب ارفع واعلی واطہر اپنی حیات ظاہری
دنیاوی حقیقی ویسی ہی زندہ ہیں جیسے پیش از وفات تھے موت اون کی ایک آن آنی تھی
اور انتقال انکا صرف نظر عوام سے چھپ جانا امام الدین فرماتے ہیں حضور ہمارے

۵۲

ایک ایک قول و فعل یاد کرکے خطرۂ دل پر مطلع ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اگر
جماعت قائم ہو شریک ہو جائیے کہ اسی میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائیگی ورنہ اگر غلبہ
شوق اجازت دے تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری صرف سورۂ
کافرون و اخلاص سے بہت تخفیف کے ساتھ مگر رعایت سنن پڑھلا کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جہاں اب وسط مسجد میں محراب بنی ہے اور وہاں میسر نہ آئے
تو حتی الوسع اوسکے نزدیک ادا کرے بعدہ سجدہ شکر میں گرے اور دعا مانگے کہ الٰہی اپنے
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب روزی فرما آپ وقت وہ آیا کہ ہو تمہ اسکا شغل
دل کے اوس شباک پاک کیطرف ہو گیا جو اللہ تعالیٰ کے محبوب عظیم الشان
کی آرامگاہ رفیع المکان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے لرزتا
کانپتا جسطرح تھرتھراتا ندامت گناہ سے عرق شرم میں ڈوبا قدم بڑھا خضوع و وقار
و خشوع و انکسار کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نکر سوا سجدۂ عبادت کے جو بات ادب و اجلال
میں اکمل ہو بجالا حضور والا کے پائیں یعنی شرق کیطرف سے آکر وہ جناب مزار
پر انوار میں رو بقبلہ جلوہ فرما ہیں جب تو اس سمت سے حاضر ہوگا حضور کی نگاہ بیکس پناہ تیری
طرف ہوگی اور یہ امر تیرے لیے دو جہان میں بس ہے پھر زیر قندیل جیسے اسمیں کے
محاذی جو دیوار حجرۂ مقدسہ میں چہرۂ انور کے مقابل مرکوز ہے ہو کر پشت بقبلہ دست
بستہ مثل نماز کھڑا ہو کتب معتمدہ میں اس معنی کی تصریح ہے اور زنہار جالی شریف کے بوسہ و
مس سے دور رہ کہ خلاف ادب ہے آپ نہایت ہیبت و وقار کے ساتھ مجرا و تسلیم
بجالا باآواز حزین و صورت دردآگین و دل شرمناک و جگر صد چاک معتدل آواز سے
نہ نہایت نرم و پست نہ بہت بلند و سخت عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنَ جہانتک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور
ملال و کسل نہو صلاۃ و سلام کی کثرت کر حضور سے اپنے اور اپنے والدین و مشایخ و احباب

۵۳

وتمام اہل اسلام کے لیے شفاعت مانگے بار بار عرض کر اسألك الشفاعة یا
رسول الله پھر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی ہو بجا لا مثلاً عرض کر السلام علیک
٥١ یا رسول الله من عبدك وابن عبدك احمد رضا بن نقی علی یسألك
الشفاعة فاشفع له وللمسلمين فقیر اپنے مسلمان
بھائیون سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے جو صاحب اس رسالہ پر واقف ہون اور اللہ
عزجلالہ حاضری روضہ اقدس عطا فرمائے ان الفاظ کو عرض کرکے ثواب جزیل پائین اور نالائق ننگ
خلائق کو ممنون احسان بنائین اللہ تعالی تمہین دونون جہان مین جزای خیر بخشے آمین تعبدہ ایک
گز شرعی اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی جانب ہٹ کر مقابل چہرہ انور حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کھڑا ہو کر عرض کر السلام علیک یا خلیفة رسول الله
السلام علیک یا وزیر رسول الله السلام علیک یا صاحب رسول الله
فی الغار ورحمة الله وبركاته پھر اتنا ہی ہٹ کر روبروے جناب فاروق اعظم رضی
اللہ تعالے عنہ قیام کرکے کہہ السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک
یا متمم الاربعین السلام علیک یا عز الاسلام والمسلمین ورحمة الله
وبركاته پھر بقدر نصف گز شرعی کے پلٹ آ اور صدیق فاروق کے درمیان کھڑا
ہو کر عرض کر السلام علیکما یا صاحبی رسول الله السلام علیکما یا
خلیفتی رسول الله السلام علیکما یا وزیری رسول الله ورحمة الله
وبركاته یہ آن سب حاضریون مین بجہد تمام دعا مین کرے کہ محل قبول ہے پھر منبر اطہر کے
قریب آکر دعا کرے پھر روضہ منورہ مین یعنی جو جگہ مابین منبر انور و حجرہ مطہرہ کے ہے اور
اوسے حدیث مین جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل پڑہے اور دعا کرے اسیطرح مسجد شریف
٥٢ کے ستونون کے پاس نمازین پڑہے دعائین مانگے کہ محل برکات ہین خصوصاً بعض مین خصوصیات
خاصہ واللہ تعالی اعلم مسئلہ اس سواد جنت آباد کی اقامت غنیمت جانے جہد کرے کہ کوئی نفس
بیکار نہ گزرے مسجد انور سے ضروریات کے سوا باہر نجائے با طہارت حاضر ہے مگر خیال رہے کہ دنیوی باتون
٥٣ عبث کامون مین وقت ضائع نکرے مسئلہ ہمیشہ جلوس مسجد مین نیت اعتکاف رکھے اور

۹۰ روزہ نصیب ہو خصوصًا ایام گرما میں تو کیا کہنا کہ اسپر وعدہ شفاعت ہے مسئلہ یہاں
ہر عمل صالح پچاس ہزار تک مضاعف ہوتا ہے لہذا عبادات میں جہد لازم شب بیدار رہے
۹۱ کہانے پینے کی تقلیل رکھے قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم تو یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لے
مسئلہ نظر حجرہ منورہ وقبہ مطہرہ کیطرف عبادت ہے جیسے کعبہ کیطرف تو خشوع وادب کے
ساتھہ اوسکی کثرت کرے مسئلہ پنجگانہ نماز کے بعد حضور میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض
کیا کرے مسئلہ جب محاذات گنبد اقدس میں گزرے اگرچہ بیرون مسجد اگرچہ بیرون مدینہ جہاں کہیں
قبہ کریمہ نظر آئے ٹھہرے اور صلاۃ وسلام عرض کیے بغیر نہ گزرے کہ ترک ادب ہے مسئلہ ترک جماعت
۹۲ ہر جگہ برا ہے مگر یہاں سخت محرومی والعیاذ باللہ تعالی حدیث میں ہے جس سے چالیس نمازیں میری
مسجد میں فوت نہوں اوسکے لیے دوزخ ونفاق وعذاب سے آزادیاں لکھی جائیں مسئلہ
دیوار حجرہ مطہرہ کو مس نکرے نہ اوس سے چمٹے بلکہ کم سے کم تین گز شرعی کا فاصلہ رکھے کہ ادب
یہی ہے مسئلہ قبر اطہر واعطر کو ہرگز پیٹھ نکرے نماز میں نہ غیر نماز میں مسئلہ روضہ انور کا طواف
نکرے نہ زمین چومے نہ پیٹھ مثل رکوع جہکائے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم اونکی
اطاعت میں ہے مسئلہ حسب استحسان علما زیارت بقیع واحد وقبا ودیگر آثار شریفہ کا
قصد ہو تو اونکی تفصیل کتب علما سے دریافت کرے ورنہ حجرہ مطہرہ کے حضور حاضر رہنے کے
برابر کونسی دولت ہے اللہ تعالے دنیا وآخرت میں اوسکا قرب عطا فرمائے آمین وصلی اللہ تعالی
علے سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

تمت

فتوائے مولف دربارۂ زیارت سید باطہارت حضرت رسالت علیہ الصلاۃ والتحیۃ

یہہ فتوی فقیر غفر اللہ تعالی لہ کے مجموعہ فتاوی العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی جلد سوم
البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں مفصل موجود ہے یہاں بمناسبت
مقام بغرض تنبیہ عوام برادران اسلام اوسکی نقل اجمالی تحریر میں آئی اور عربی عبارات
علما کی جگہہ اختصار وتفہیم کے لیے صرف اونکے ترجمہ پر قناعت کیجاتی ہے واللہ الہادی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زیارت شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کیا ہے اور باوجود قدرت اوسکا تارک یا مانع ومنکر فضل شرعاً کیسا ہے بینوا توجروا

الجواب

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے جسکی خوبی وفضیلت کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل ہمزہ شیاطین والعیاذ باللہ رب العالمین اسقدر پر تو اجماع قطعی قائم اور کیوں نہو کہ خود قرآن عظیم اوسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے قال المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ وجرم کریں تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں پھر خدا سے مغفرت مانگیں اور مغفرت چاہے اونکے لیے رسول تو بیشک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں) امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں علما نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا ہے اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا) علامہ سید سمہودی شافعی وفاء الوفا میں فرماتے ہیں حنفیہ زیارت شریف کو قریب بواجب کہتے ہیں اور اسیطرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی) ہماری کتب مذہب مناسک فارسی وطرابلسی وکرمانی واختیار شرح مختار ودرمختار وظہیریہ وفتح القدیر وخزانۃ المفتین ومنسک متوسط ومسلک متقسط ومنح الغفار ومراقی الفلاح وحاشیہ طحطاویہ علی المراقی ومجمع الانہر وسنن الہدیٰ وعالمگیری وغیرہا میں اوسکے قریب بواجب ہونے کی تصحیح وتقریر کی بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسپر نص منقول جذب القلوب میں ہے زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف واجب کہتے اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل اور امام سبکی شافعی شفاء میں تہذیب الطالب امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں امام ابو عمران فاسی مالکی نے فرمایا قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابو عمرو سے ناقل قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا واجب

آیا معرفت امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی و امام ابن حجر مکی شافعی و علامہ علی قاری حنفی وغیرہم علما کا اسی کلام
بلکہ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر شفا شریف میں فرمایا زیارت قبر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم ہے
اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم واجب) اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل
اسکی مقتضی ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج البیت
ولم یزرنی فقد جفانی جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بیشک اوسنے مجھپر جفا کی) علامہ علی قاری
شرح لباب میں اسکی سند کو حسن اور یہی شرح شفا و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں تصریح یہ فرماتے ہیں
انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جفا حرام ہے تو زیارت ترک کرنا کہ مقتضی جفا ہے
حرام ہوا) جذب القلوب میں ہے صاحب مواہب گفتہ این ظاہر ست و حرمت ترک زیارت نیز بر آنکہ درین
جفا و اذای اوست و جفا و اذای آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حرام ست باجماع پس واجب باشد ازالہ جفا و
آن بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں بالجملہ جو باوجود
قدرت ترک زیارت کرے اوسنے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہمپر حق تھا اسیطرح
ترک زیارت کی موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان میں تقریر
ذکر فرمائیں اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع بحسن تک مترقی اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں
کافی اور اسیکے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہے کہ امام ابن عساکر وغیرہ نے حضرت
ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا اور امام
ابن حجر نے جوہر میں اوسکی سند کو جید کہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے شام میں سکونت اختیار
فرمائی خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے کہ
ارشاد فرماتے ہیں ماھذہ الجفوۃ یا بلال اما آن لك ان تزورنی یا بلال اے بلال یہ کیسا
جفا ہے اے بلال کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالی عنہ غمگین و ترسان
و ہراسان بیدار ہوئے اور فوراً بقصد مزار پرانوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا جب شرف حضور پایا
قبر انور کے حضور رونا اور منھ اوس خاک پاک پر ملنا شروع کیا دونوں صاحبزادے حضرات حسن و حسین
صلی اللہ تعالی علی جدہما و علیہما و بارک وسلم تشریف لائے بلال رضی اللہ تعالی عنہ اونہیں گلے لگا کر
پیار کرنے لگے شہزادوں نے فرمایا ہم تمہاری اذان سنے کے مشتاق ہیں یہ سقف مسجد انور پر جہاں زمانہ

اقدس میں اذان دیتے تھے گئے جسوقت اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تمام مدینہ میں لرزہ پڑ گیا جب اشہد
ان لا الہ الا اللہ کہا مدینہ کا لرزہ دوبالا ہوا جب اس لفظ پر پہونچے کہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے انتقال حضور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی دن
مدینہ کے مرد و زن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا ؎ ورنگارم شم ابروے تو بریاد آمد ٭ حالتے
رفت کہ محراب بفریاد آمد ٭ اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن
النجار نے کتاب الدرۃ الثمینہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہیں ما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر (میرا جو امتی باوصف
مقدرت میری زیارت نکرے اوسکے لیے کوئی عذر نہیں) حتے کہ بعض آئمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج
فرض بتاتے ہیں علامہ عبدالنبی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس حنفی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر
مکی رحمہم اللہ تعالی سنن الہدی میں فرماتے ہیں میں نے اپنے اوستاذ ابن حجر ابدالاسلام بقائہ کو فرماتے
سنا کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے اور اونکے نزدیک واجب و فرض
میں کچھ فرق نہیں) بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں احب و ازہر ہے اور قرب
وجوب کہ علمای مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا منصوص ہے اوسکے قریب اور علما
مقارب اور قول سنیت اوسکے منافی نہیں فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے
ہیں امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا بلکہ اطلاق عام میں مستحب
و مندوب بھی واجبات کو شامل اور واجب و فرض جبکہ حکم عمل و اثم تارک میں مشارک اور شافعیہ کے یہاں
فرق اصطلاح نہیں تو اونکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض او بیچ سے تمثیل بعید نہیں اس تقریر پر سب اقوال
متفق ہو جائینگے اور تصریح علما مثل علامہ شامی وغیرہ اہدای وفاق اتقای خلاف سے اولی اور بیشک
وجوب و قرب وجوب کہ جمہور ائمہ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یکزبان بہرحال جزم
کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم و ملوم و بدبخت و مشؤم و آثم و گنہگار و
ظالم و جفاکار ہے والعیاذ باللہ حمالا یرضاہ لاجرم سلفا و خلفا علمای دین و ائمہ معتمدین تارک زیارت پر
طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی علامہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ

امام ہمام ابن الہمام نے لباب مین فرمایا ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے) اور امام
ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم مین تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی فرماتی ہین
رحمہ اللہ تعالیٰ خبردار ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا
اور اوسکے آفتون سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اوسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بدانجامی کا
خوف کرے حضور نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہی اور یونہی صحیح حدیث مین آیا کہ میرا ذکر سنکر
مجھپر درود نہ پڑھنا جفا ہے اس سے ثابت ہوا کہ باوجود قدرت ترک زیارت اور ذکر اقدس سنکر
ترک درود دونون یکسان ہین کہ دونون جفا ہین تو تارک زیارت پر اون سب عذابون اور شناعتون کا خوف ہے جو تارک درود کیلیے
حدیثون مین آئین کہ وہ شقی نامراد ذلیل و خوار مستحق نار خدا و رسول سے دور ہے اوسپر ان سب عذابون اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا
جبرئیل امین و حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی وہ راہ جنت بھول
گیا حدیث بہر کا بخیل ملعون بے دین ہے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال
جہان آرا سے محروم رہیگا والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ آن باتون کو یاد کرے اوسے خبر ہے
جسنے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نکی شاید یہہ سنکر ان برائیون سے توبہ کرے
اور اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع لائے اپنے اوس نبی پر جفا نکرے جو اوسکا اور تمام جہان کا اللہ
عزوجل کیطرف وسیلہ ہین اور ہمنے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ
نے اونکے چہرون پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کر دی اور نیکیون مین اونہین ایسا سست کر دیا
کہ عبادت چھوڑ کر دنیا مین پڑ گئے اور مرتے دم تک اوسی حال پر رہے) والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ
اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنھین سنکر مسلمان کا دل کانپ اوٹھے اللہ تعالیٰ
اپنی امان مین رکھے صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آمین مسلمان
غور کرے جب تارک زیارت کا یہہ حال اوسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا آفتاب سے زیادہ
روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین خارق اجماع مسلمین مستحق وعید شدید نولہ ما تولی
ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہے امام ابن حجر افضل القریٰ مین
فرماتے ہین جو اوس کی خوبی مین نزاع کریگا اوسکا نزاع کرنا دنیا و آخرت مین اوسکی تباہی
و روسیاہی کا باعث ہوگا) امام سبکی شفاء شریف مین فرماتے ہین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی زیارت اور اطراف عالم سے اوسکیطرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے جیسا کہ صدہا قرنوں سے
شرق و غرب کے مسلمانوں میں معروف ہے آجکل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اوسکے ہواخواہ)
شیطان کے سکھانے سے اسمین شک ڈالنے لگے مگر یہہ بات مسلمانوں کے دلمیں کہاں جگہ
پاتی ہے تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اوسی پر پڑیگا) امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے
ہیں قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کیطرف راہ ہے
جو اسکے خلاف اعتقاد کرے اوسنے رسی اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکالدیا اور خدا و رسول و جماعت علمائے
امت کا خلاف کیا) یہانتک کہ بعض علما صراحۃً زیارت شریفہ کے قربت ہونیکو ضروریات دین اور
اوسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں جیسے حنفیہ میں مولانا علی قاری ہیں کہ بعض فضلانے مبالغہ کیا کہ فرمایا ہے
زیارت شریف کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اوسکے منکر پر کفر کا حکم علامہ شہاب الدین
خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی زیارت اور اوسکیطرف سفر کو ابن تیمیہ اور اوسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہہ اونکا وہ کلام شنیع
ہے جسکے سبب علمانے اونکی تکفیر کی اور امام سبکی نے اسمین مستقل کتاب لکھی) **اقول** قول تکفیر کی نفیس
تقریر عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصل فتوے میں ذکر کی یہان اسیقدر
کافی مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا اونکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے اور انہیں کی
محبت و تعظیم و ادب و تکریم پر دنیا سے اوٹھائے اور اپنے کرم عمیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت میں انکی زیارت سے
مشرف و بہرہ مند فرمائے آمین آمین یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علےٰ سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین واللہ تعالیٰ
اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

كتبه

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

تمت وبالخیر عمت

پھر گو بلا عبادت پر ثواب ہے

کفار بھی مکلف بالفروع ہیں

متعلق حاشیہ صفحہ ۳۹

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۳

سیدھا اپنے تین سیر کا صاع ہوا دہلی کے سیر سے

مساع وعلم مساع کا بیان کے سیر فن سے وزن

حضرت امام حسن حضرت امام حسین افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تمت

الطرر الرضية على النير الوضية شرح الجوهرة المضية